قلبی کدورتوں کا باعث بن جاتی ہیں۔ موصوف نے یہ تحریر اپنے لئے تنبیہ کے طور پر لکھی تھی کہ اسکو ضرورت کے وقت دیکھا کرے تاکہ اکابر اساتذہ اور بزرگوں کے خلاف دل میں کوئی کدورت پیدا نہ ہو۔ قارئین ان کی اس احتیاط سے بزرگوں اور علماء سے ان کی محبت اور عقیدت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

حضرت ناظم اعلیٰ مرحوم کی راقم پر بہت شفقت تھی اور مجھ سے بڑی مہربانی کا معاملہ فرمایا کرتے۔ آپ نہایت عبادت گذار اور خاموش طبع انسان تھے۔ اور اپنی صلاحیتوں اور کریمانہ اخلاق کی وجہ سے تادم واپسیں دارالعلوم حقانیہ کے عہدۂ نظامت اعلیٰ پر قائم رہے۔ دارالعلوم کی ہر چیز ان کو اپنی ہر متاع سے زیادہ عزیز تھی۔ اس لئے دارالعلوم کے معمولی پودے کا نقصان بھی آپ کے لئے بارِ گراں ثابت ہو جاتا۔ سچ ہے کہ آپ جیسے انسان کبھی کبھار پیدا ہوتے ہیں۔ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے   بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مرحوم کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے بلحاظ نسبی اولاد آپ اگرچہ لاولد تھے مگر شکر ہے کہ بلحاظ روحانی اولاد کے وہ کثیر الولد تھے۔ ہزاروں فرزندان حقانیہ روحانی اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے لئے صدقہ جاریہ بنیں گے۔ اور ان روحانی اولاد اور خدمات جلیلہ کی بنا پر ان کا ذکر خیر ہمیشہ کیلئے باقی رہے گا ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے نوازے ہر قسم کی بلندیوں اور رفعتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

★

صرف کرنا اُن کے آدھے مد جو کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

اَصحَابِی کَالنُّجُوم فَبِاَیِّہِم اِقتَدَیتُم اِھتَدَیتُم ان کی اتباع کو بلسان نبوت ہدایت فرمایا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کے بارے میں فرمایا:۔

ان کو نشانہ نہ بنانا جو ان کے ساتھ بُغض رکھتا ہے میری ہی وجہ سے رکھتا ہے جو محبت رکھتا ہے وہ بھی میری ہی وجہ سے رکھتا ہے۔ فَبِبُغضِی اَبغَضَھُم اصحاب پر طعن کرنے والے اصحاب کے قاتلوں سے کم نہیں۔

ایک مکتوب میں فرمایا:۔

خلفائے راشدین کا ذکر اگرچہ خطبے کی شرائط میں سے نہیں لیکن اہلسنت والجماعت کا شعار ہے اور خلفاءِ راشدین کی محبت کی دلیل ہے۔ جس شخص کا دل پلید ہے وہی ارادہ سے خلفاءِ راشدین کے ذکر کو ترک کر سکتا ہے۔ ہم نے مانا اس نے تعصب سے ترک نہیں کیا تاہم تہمت کے ظن سے وہ کس طرح بچ سکتا ہے ؟